چترال کے چند نگینے

(اخباری کالموں کا مجموعہ)

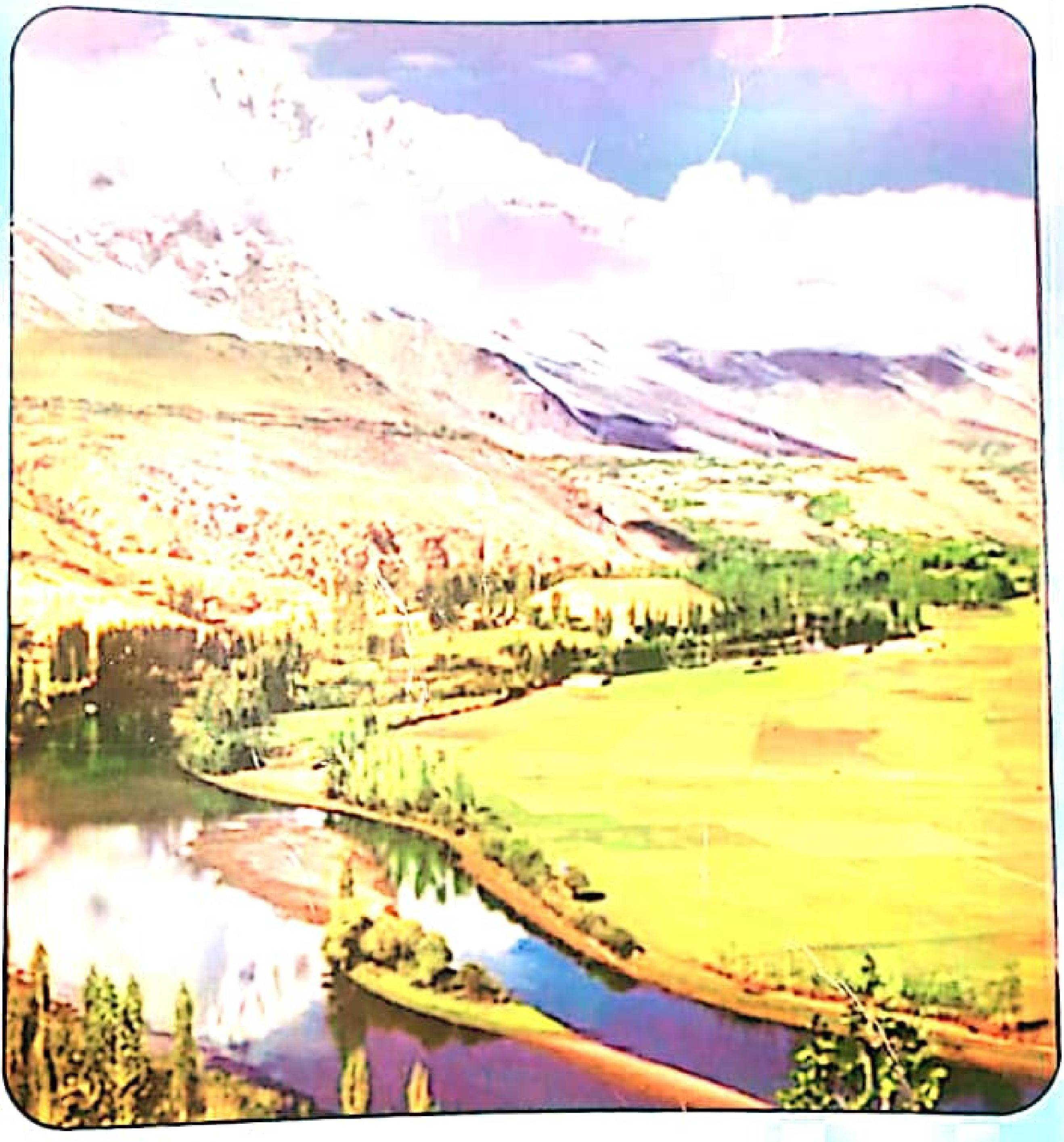

ڈاکٹر عنایت اللہ فیضی (تمغہ امتیاز)

Scanned with CamScanner

بابائے لاسپور۔۔۔ ہشت پہلو شخصیت

وہ پیدا ہوا تو ان کی مٹھی میں غلے کا اگا ہوا بیج تھا قیافہ شناسوں نے کہا بڑا ہو کر دولت مند، ثروت مند اور صاحب اولاد ہو گا۔ ان کی وفات ہوئی تو ان کی دولت اور ثروت کا شمار نہیں تھا بیٹیوں، بیٹوں، پوتوں، نواسوں اور پڑپوتوں کی تعداد 63 تھی۔ نام گل ولی خان تھا لوگ پیار سے انہیں بابائے لاسپور کہتے تھے عہدے کے لحاظ سے پہلے صوبیدار تھے پھر بی ڈی کے ممبر بنے پھر یونین کونسل کے چیئرمین منتخب ہوئے یفتالی ان کا لقب ٹھہرا۔ خیبر پختونخوا کے ضلع چترال سے گلگت جانے والی شاہراہ پر وادی لاسپور میں ہرچین ان کا مسکن تھا اپنی قدآور شخصیت کی وجہ سے نواب محمد اکبر خان بگتی اور صدام حسین کی طرح بڑے آدمی تھے ترس اور طمع کو یکجا رکھتے تھے سخاوت میں خاتم طائی اور جبر میں حجاج بن یوسف کے ہم پلہ تھے۔ ان کی شخصیت ہر لحاظ سے ہشت پہلو تھی 4 جون 1916 کو پیدا ہوئے 4 اگست 2012 کو 96 سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کا قبیلہ بہرامے کابل کے نواح سے آکر چترال میں آباد ہوا آباؤ اجداد نے زمینداری کے ساتھ ساتھ سپہ گری کو پیشہ بنایا۔ ریاستی حکمرانوں کے حکم سے جنگی مُہموں میں حصہ لیا شاہ ولی خان اور ولایت خان نامور لوگ گذرے ہیں۔ ان کے والد ولایت خان ریاستی باڈی گارڈ میں صوبیدار تھے 1948ء کے جہاد کشمیر میں ان کو لفٹنٹ کا عہدہ دیدیا گیا ان کے خاندان کو ریاستی حکمران ہز ہائی نس محمد ناصر الملک کی بیٹی کی رضاعت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ یہ شرف مخصوص خاندانوں کو عطا ہوتا تھا پروفیسر اسرار الدین نے اپنی کتاب ہز ہائی نس

Scanned with CamScanner

سر محمد ناصر الملک کے صفحات 191 اور 192 میں لفٹننٹ ولایت خان اور ان کے خاندان کی تاریخی خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔ بعد ازاں شہزادی موصوفہ کا رشتہ ریاست (تناول) کے ولی عہد نواب محمد سعید خان کے ساتھ طے پایا جو نواب محمد فرید خان کے بیٹے تھے۔ شہزادی موصوفہ کے بطن سے نوابزادہ صلاح الدین سعید اور نوبزادہ محمد جہانگیر سعید تولد ہوئے۔ اسی طرح لیفٹنٹ ولایت خان کا خاندانی رشتہ مہتر چترال کے خاندان کے ساتھ ساتھ نواب زادگان کے ساتھ بھی قائم ہوا۔ بابائے لاسپور کی شخصیت کے بعض پہلو حیرت انگیز اور تعجب خیز تھے۔ موصوف اگرچہ معروف معنوں میں خواندہ نہیں تھے تاہم ریڈیو پر خبریں اور تبصرے بلاناغہ سنتے تھے اس لیے ملکی امور اور عالمی سیاست پر ان کی گہری نظر تھی۔ سیاسی اور سفارتی امور پر سیر حاصل تبصرہ کرتے اور اکثر اوقات اس موضوع پر ان کی پیشن گویاں حرف بحرف درست ثابت ہوتی تھیں۔ دوسری خوبی یہ تھی کہ ان کا دستر خوان بہت وسیع تھا۔ سخاوت اور فیاضی میں ان کی خاص شہرت تھی اس حوالے سے وہ امیر اور غریب میں تمیز نہیں کرتے تھے۔ اگر ہز ہائی نس، گورنر، کمشنر، ڈی آئی جی، ایس پی، وفاقی وزیر یا ڈپٹی کمشنر کے لیے 22 اقسام کے کھانے دستر خوان پر آتے تو ایک عام مہمان کے لیے اسی طرح کا اہتمام ہوتا۔ ان کے ناشتے کا مینیو عموماً 18 اقسام کے کھانوں پر مشتمل ہوتا تھا جس میں ابلے ہوئے دودھ، لسی اور دیگر اشیائے خوراک کے رنگا رنگ نمونوں کے ساتھ پھلوں کا تازہ رس اور شہد بھی موجود ہوتا۔ عموماً ناشتے میں انڈے کے 3 آئٹم گوشت کے 3 آئٹم اور دودھ پنیر، بالائی وغیرہ کے پانچ آئٹم ہوتے تھے۔ ان کا یہ ریکارڈ تھا کہ انہوں نے مہمان کے بغیر کبھی کھانا نہیں کھایا۔ فیلڈ مارشل

محمد ایوب خان نے 1960ء میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام متعارف کرایا تو تین بار اپنے حلقے سے بی ڈی کے ممبر منتخب ہوئے۔ بعدازاں 1979ء میں جنرل ضیاءالحق نے لوکل گورنمنٹ کے انتخابات کرائے تو ایک بار ممبر اور دو بار یونین کونسل کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ ان کے بیٹے امیر اللہ خان یفتالی کو تین بار مسلسل اپنے حلقے سے ڈسٹرکٹ کونسل کا ممبر منتخب کیا گیا۔ سیاسی طور پر ان کا وقار انٹیلی جنس ایجنسیوں کی رپورٹوں کی وجہ سے بھی مسلسل بلندی پر رہتا تھا۔ وہ اکثر اوقات اپنے علاقے میں پولیس اور سرکاری حکام کو مداخلت کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ تھانہ اور تحصیل یا کچہری کے مقدمات کے فیصلے خود کرتے تھے۔ بسا اوقات ایسا تاثر ملتا تھا گویا علاقے میں بابائے لاسپور کی متوازی حکومت قائم ہے اس لیے علاقے میں خدمات انجام دینے والا ہر افسر جاتے وقت اپنی رپورٹ میں بابائے لاسپور کو اہم شخصیات کی مختصر فہرست میں سرفہرست رکھتا تھا اور آنے والا افسران کے ساتھ خوشگوار تعلقات کو اپنی بڑی کامیابی قرار دیتا تھا۔ چنانچہ وہ تاحیات ضلعی امن کمیٹی کے ممبر رہے۔ مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر رہے اور چند سالوں کے لیے اے کے ریجنل کونسل کے ممبر کا عہدہ بھی ان کے پاس رہا۔ خیبر پختونخوا کی تاریخ میں بابائے لاسپور کا شمار ایسی شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے عام آدمی کے لیے تحریکیں چلائیں۔ 15 سالوں تک وہ پبلک یونین کے سرکردہ لیڈر رہے۔ پبلک یونین کو انہوں نے یُفت یونین میں بدل دیا ''یُفت'' چترالی زبان کھوار میں ''عوام'' کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ طبقہ ہے جو اکثریت میں ہے نہ حکمران طبقے میں شامل ہے نہ دہقان اور مزارع طبقے کا حصہ ہے بلکہ اپنی زمینوں اور جائدادوں کا مالک ہے تاریخ میں دفاعی جنگوں

Scanned with CamScanner

میں یہ طبقہ پیش پیش رہا۔ حکمرانوں کے خلاف بغاوتیں اس طبقے نے کامیاب کر کے دکھائیں اور انقلاب ہر دور میں اس طبقے کی وجہ سے آیا۔ بابائے لاسپور کا سیاسی فلسفہ یہ تھا کہ جمہوری دور میں اس طبقے کو اپنا لوہا منوانا چاہئے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا۔ ان کے ایک بیٹے نے تاریخ میں دو نے پولیٹیکل سائنس میں ایک نے فلسفے میں اور ایک نے جرنلزم میں ایم اے کیا۔ ان کے ایک پوتے نے ایم بی بی ایس کیا۔ پوتی میڈیکل کالج میں ہے۔ ایک پوتا ایم کام کرنے کے بعد بینکر ہے۔ ایک پوتا ایم اے ایم ایڈ کرنے کے بعد یونیورسٹی کی سطح پر درس وتدریس سے وابستہ ہے۔ ان کے 22 پوتے اور 15 پوتیاں سکول سے لے کر یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم حاصل کر رہی ہیں قیافہ شناسوں نے سچ کہا بابائے لاسپور پیدائش کے وقت اپنی مٹھی میں غلے کا اگا ہوا دانہ لیکر آیا تھا وہ دولت، ثروت، عزت، اقبال مندی اور خوشحالی کا مژدہ تھا۔ ایسی ہشت پہلو شخصیات بہت کم پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے بیٹے امیر اللہ خان یفتالی نے ہرچین میں ورثہ عجائب گھر بنا کر ان کی بڑی یادگار قائم کی ہے۔

Scanned with CamScanner